ترکمنستان: نئی منزلیں

صدر نیازوف اور حکومتِ ترکمنستان نے اپنے ملک کو "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کے دوسرے ممالک کی مانند جمہوری اور سیکولر بنانے کے لیےایک پروگرام پر عمل درآمد شروع کیا ہے، اگرچہ فی الوقت جناب نیازوف "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" میں سب سے زیادہ آمرانہ اختیارات کے مالک ہیں جنہیں کسی قابلِ ذکر حزبِ اختلاف کا سامنا نہیں۔ وہ اپنی صدارت کے روزِ اوّل سے اپنی ذات اور ملک کے معاشی، سیاسی اور سماجی شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں پالیسیوں کو نمایاں کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ترکمنستان میں روسیوں سمیت دوسری قومیتیں آبادی کا تقریباً بیس فیصد ہیں، یہاں کوئی نسلی مسئلہ نہیں ہے۔

عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے جناب نیازوف نے معیشت پر کڑا کنٹرول رکھا ہے۔ خورد و نوش اور روز مرّہ استعمال کی دوسری اشیاء [وسطی ایشیا کے بعض] دوسرے ممالک کی نسبت بہت سستی ہیں۔ گیس، بجلی اور پانی مفت مہیا کیا جاتا ہے جب کہ کمیونسٹ دور میں ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اس صورتِ حال کے بارے میں بعض مبصّرین کا خیال ہے کہ یہ معیشت کنٹرول کرنے کا مصنوعی طریقہ ہے۔ بازار میں بکنے والی اشیاء کی رسد پر حکومت کا سخت کنٹرول ہے اور جن چیزوں کی بیرونِ ملک مانگ ہے، اُن پر پابندی ہے۔ ترکمنستان اپنی گیس اور تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی پر گزر بسر کرنا چاہتا ہے۔ روس، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا کے بعد ترکمنستان چوتھا سب سے زیادہ گیس پیدا کرنے والا ملک ہے۔ گیس کی پیداوار تقریباً ۸۵ ارب مکعب میٹر سالانہ ہے۔

ترکمنستان ایک ایسی زرعی معیشت کی جانب بڑھ رہا ہے جس میں کام کرنے والے کو اپنی آمدنی پر کامل اختیار حاصل ہوگا۔ سالِ رواں کے آغاز سے ترکمنستان کے ہر شہری کو پچاس ہیکٹر زمین بطور نجی ملکیت رکھنے کا حق حاصل ہے۔ مزید برآں طویل مدّت کے لیے وہ پانچ سو ہیکٹر یا اس سے زائد زمین پٹّے پر حاصل کر سکتا ہے۔ یہ زمین نہ فروخت کی جا سکتی ہے، نہ تحفے میں دی جا سکتی ہے اور نہ کسی دوسری جائداد سے اس کا تبادلہ ہو سکتا ہے۔ بہت سے خاندان، جن کے پاس افرادی قوت موجود ہے، زمین لینے کے تیار ہیں مگر انہیں ٹریکٹروں، زرعی آلات اور دوسری مشینری کی ضرورت ہے۔ اُن کی یہ ضرورتیں پوری کرنے کے لیے تاجر اور سرمایہ کار میدان میں آ رہے ہیں۔ اگر پانچ سال کے تجرباتی

عرصے میں پٹے پر زمین لینے والوں نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ زمین سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اُنہیں زمین کے حقوق ملکیت دے دیے جائیں گے۔ ترکمنستان میں قابلِ کاشت زمین کا رقبہ تقریباً ایک کروڑ سات لاکھ ہیکٹر ہے مگر پانی کی کمی ایک اہم مسئلہ ہے۔ آبی ذرائع کی وزارت کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ کپاس کی کاشت اور آب پاشی کے معقول استعمال کا جائزہ لے۔ ماضی میں پانی کا بڑا حصہ کپاس اگانے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

زرعی ترقیاتی حکمتِ عملی کا مقصد اشیائے خوردونوش کی درآمد میں کمی بلکہ کسی حد تک ان کی برآمد ہے۔ ترکمنستان کو اپنی ضرورت کے لیے پندرہ لاکھ ٹن غلّہ درکار ہے جس کا صرف تیسرا حصہ اندرون ملک پیدا ہوتا ہے اور یوں ترکمنستان فی الوقت غذائی قلّت کا شکار ہے۔ مویشیوں کی افزائش اور غلّے کی زیادہ پیداوار کے لیے سرمائے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ابھی تک کپاس سب سے بڑی فصل ہے مگر اس کی Processing ایک مسئلہ ہے۔ اصلاحات کا پروگرام سخت محنت کا متقاضی ہے۔

معاشی ترقی کے منصوبوں پر عمل کرنے سے ترکمنستان کو سیاسی طور پر مستحکم خیال کیا جا رہا ہے۔ اسے بنیاد پرستی کی لہر سے کوئی خطرہ نہیں ہے جو موہوم اندازوں کے مطابق ایران اور افغانستان کے زیر اثر ابھر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ایران اور افغانستان سے ترکمنستان کو کوئی خطرہ نہیں، ان دونوں ممالک کے ترکمنستان سے اچھے تعلقات ہیں، البتہ تاجک مجاہدین نے علاقے میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ ترکمنستان نے ایران کے ساتھ قریبی ثقافتی اور معاشی روابط قائم کیے ہیں۔ دونوں ملکوں نے آپس میں ایک درجن سے زائد کاروباری معاہدات پر دستخط کیے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں ایک سو ٹن روئی کے بدلے میں ایران نے ترکمنستان کو ۲۱۱ ٹن اشیائے خوردنی مہیا کی ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان بس سروس جاری ہے۔ دونوں ملک اشک آباد اور مشہد کے درمیان ریل کی پٹڑی بچھانے پر متفق ہیں جو ایران سے گزرتے ہوئے ترکمنستان کو خلیج فارس سے ملا دے گی۔

ترکمنستان نے اپنی فوج نہ ہونے کے سبب روس کے ساتھ ایک دفاعی معاہدہ کیا ہے۔ یہ "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کی فوج میں شامل ہے مگر اب ترکمنستان کے حکمران سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں کہ اپنی فوج کھڑی کریں۔ فوجی افسران کی تربیّت کے لیے NATO سے تعاون حاصل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ترکمنستان کے چالیس ہزار افراد فوج میں لازمی بھرتی کے تحت لیے گئے ہیں، اس کے پاس دو ہزار ہوائی جہاز اور پندرہ سو ٹی - ۷۲ ٹینک ہیں جن کا انتظام و انصرام روسی افسران کے ہاتھ میں ہے۔ ترکمنستان میں فوجی افسران کی تربیّت کا کوئی ادارہ نہیں۔

ترکمنستان اپنی کرنسی، منت جاری کر رہا ہے جنوری ۱۹۹۴ء سے نئی کرنسی میں باقاعدہ کاروبار شروع ہوگا۔ [بہ شکریہ "سنٹرل ایشیا بریف" - لیسٹر، شمارہ ۳ (۱۹۹۳ء)]